عرفان شریعت
کامل سہ حصص
مؤلفہ مجدد دین و ملت حاضرہ حضرت شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ
سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ
ڈجکوٹ روڈ
لائل پور
NATIONAL BLOCK CALCUTTA

مَن یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیرًا یُّفَقِّہہُ فِی الدِّینِ

الحمد للّٰہ

کہ مجموعہ مبارکہ جامع مسائل ضروریہ حاوی احکام شرعیہ معدن نکات لطیفہ

مخزن اسرار عجیبہ

یعنی

بعض فتاوے حضور پرنور اعلیحضرت مجدد مأتہ حاضرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ

مُسمّٰی بہ

عرفان شریعت

حصہ اول و دوم و سوم

جنکو مولوی محمد عرفان علی صاحب قادری رضوی بیسلپوری نے جمع کیا۔

الناشر: سُنّی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ [illegible]

قیمت ۲/۵۰

چاہتے ہیں اور مدعا علیہ کہ حق پر ہے وہ تو مجبور ہی ہے کہ جواب دہی نہ کرے تو یکطرفہ ڈگری ہو جائے ان
دونوں فریق پر کیا آیہ کریمہ وارد ہو؟ ہندوستان ہی نہیں بلکہ دنیا میں آج سے نہیں صدہا سال سے مدعی مدعا
علیہ وکیل گواہ سب کافر ہوں کہ عام سلطنتوں نے شرع مطہر سے جدا اپنے بہت سے قانون نکال لئے ہیں
اور جو مدعی جھوٹا ہے وہ ناحق دوسرے کا مال مثلاً چھیننا چاہتا ہے جس پر اپنی چرب زبانی یا مقدمہ سازی یا جھوٹے
گواہوں کے ذریعہ حکومت سے مدد لیتا ہے یونہی جھوٹا مدعا علیہ مثلاً دوسرے کا دیا ہوا مال دینا نہیں چاہتا
اور وہی مدد ان ذرائع کا ذریعہ سے لیتا ہے یہ باتیں گناہ ہیں مگر گناہ کو کفر کہنا خارجیوں کا مذہب ہے۔ آیت
اس کے بارے میں ہے جو حکم شریعت کو باطل جانے اور غیر شرعی حکم کو حق یا شرعی حکم جب اس کے خلاف
ہو تو نہ نفس امارہ کی ناگواری بلکہ واقعی دل سے اس حکم کو برا جانے یہ لوگ کافر ہیں۔ یہ نہ فقط مقدمات بلکہ عبادات
میں بھی جاری ہے۔ رمضان خصوصاً گرمیوں کے روزے نماز خصوصاً جاڑوں میں صبح اور عشاء کی نفس امارہ
پر شاق ہوتی ہے اس سے کافر نہیں ہوتا جب کہ دل احکام کو حق و نافع جانتا ہے۔ ہاں اگر دل ہی سے
نماز کو بیگار اور روزے کو مفت کا فاقہ جانے تو ضرور کافر ہے۔ اگلی آیۂ کریمہ اس معنی کو خوب واضح فرماتی
ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ولو انا کتبنا علیہم ان اقتلوا انفسکم او اخرجوا من دیارکم
ما فعلوہ الا قلیل منہم۔ اگر ہم انہیں حکم دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کر دو یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو لوگ
نکلتے مگر ان میں تھوڑے ظاہر ہے کہ یہ نکلنا ان احکام کے نفس پر شاق ہونے ہی کے سبب ہے تو یہ ثابت
ہوا کہ حکم کا نفس پر شاق ہونا یہاں تک کہ اس کے سبب بجا آوری حکم سے باز رہنا کفر نہیں ورنہ معاذ اللہ
یہ ٹھہرے گا کہ صحابہ کرام بھی گنتی ہی کے مسلمان تھے کہ فرماتا ہے ما فعلوہ الا قلیل منہم حالانکہ رب عزو
جل جابجا ان کے سچے مومن ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ یہاں تک فرماتا ہے ولکن اللہ حبب الیکم
الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئک ہم الراشدون
فضلا من اللہ ونعمۃ واللہ علیم حکیم۔ اے محبوب کے صحابیو اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کر دیا اور اسے
تمہارے دلوں میں زینت دی اور کفر و بے حکمی و نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی۔ یہی لوگ راہ پر ہیں۔ اللہ کا
فضل اور اسکی نعمت اور اللہ جانتا اور حکمت والا ہے۔ یہ دل کی محبت ہے کہ مدار ایمان اور کمال ایمان
ہے اور وہ نفس کی ناگواری جس پر زیادت ثواب کی بنا ہے۔ حدیث میں فرمایا افضل العبادات احمزھا
سب میں زیادہ ثواب اس عبادت کا ہے جو نفس امارہ پر زیادہ شاق ہو۔ بہر حال یہ شخص خود اپنے کفر

کا مقر ہے قطعاً کافر ہے۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ما علمت انہ کفر لایعذر بھذا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۳۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عورتوں کے واسطے زیارت قبور درست ہے یا نہیں۔

عورتوں کیلئے زیارت قبور

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ زوارات القبور اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور الا فزوروھا علماء کو اختلاف ہوا کہ آیا اس اجازت بعد النہی میں عورات بھی داخل ہوئیں یا نہیں اصح یہ کہ داخل ہیں۔ کما فی البحر الرائق مگر جوانیں ممنوع ہیں جیسے مساجد سے اور اگر تجدید حزن مقصود ہو تو مطلقاً حرام اقول قبور اقربا پر خصوصاً بحال قرب عہد ممات تجدید حزن لازم نساء ہے اور مزارات اولیائے کرام پر حاضری میں احدی الشناعتین کا اندیشہ یا ترک ادب یا ادب میں افراط ناجائز تو سبیل اطلاق منع ہے ولہذا غنیہ میں کراہت پر جزم فرمایا البتہ حاضری و خاکبوسی آستان عرش نشان سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعظم المندوبات بلکہ قریب واجبات ہے اس سے نہ روکیں گے۔ اور تعدیل ادب سکھائینگے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۳۶: علمائے کرام دام فیضہم کا اس مسئلے میں کیا ارشاد ہے کہ ایک عورت کا شوہر موجود ہے اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا بعض وجوہ بدچلنی وغیرہ کے خیال سے شوہر کہتا ہے کہ یہ لڑکا میرے نطفہ سے نہیں حرامی ہے یہ کہاں تک صحیح ہے۔ بینوا توجروا۔

الولد للفراش

الجواب: بچہ کہ زوجین میں پیدا ہوا سے ولد الحرام نہیں کہہ سکتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الولد للفراش وللعاھر الحجر۔ یہاں تک کہ اگر نکاح کے بعد چھ مہینے سے کم میں پیدا ہو حالانکہ اس سے کم مدت حمل نہیں ہوسکتی، تو یہ ٹھہرائیں گے کہ پہلے انہوں نے خفیہ نکاح کر لیا تھا یہ بچہ اس نکاح سے ہے جبکہ عورت نکاح سے چھ مہینے بعد ولادت کا دعویٰ کرتی ہو اگرچہ شوہر کم کا مدعی ہو یہاں تک کہ اگر اس پر گواہ دے گا نہ سنے جائیں گے۔ درمختار میں ہے ولدت فاختلفا فی المدۃ فقالت نکحتنی منذ نصف حول وادعی الاقل فالقول لھا والولد ابنہ بشھادۃ الظاھر لھا بالولادۃ من نکاح حملا لھا علی الصلاح رد المحتار میں ہے النسب یحتاط فی اثباتہ مھما امکن والامکان ھنا بسبق التزوج لھا سرا بمھر یسیر وجھرا باکثر سمعۃ ویقع ذلک کثیرا یہاں تک کہ اگر شوہر دعویٰ کرے